ملک میں نفاذ شریعت
کے لئے سینٹ میں ایک بل

---- چونکہ قرار داد مقاصد کو جو کہ سابقہ وساتیر میں بطور تمہید کے رکھا گیا تھا۔

---- جناب صدر مملکت نے اپنے صدارتی اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے اس کو دستور کا مستقل حصہ قرار دے دیا ہے۔

---- اور چونکہ قرار داد مقاصد میں اس ملک کا حاکم اعلیٰ تشریعی اور تکوینی دونوں حیثیتوں سے رب العالمین خالق کائنات کو تسلیم کیا گیا ہے۔

---- اور چونکہ یہ ملک مسلمانوں کی عملی زندگی کو قرآن اور سنت کے مطابق ڈھالنے کے لئے معرض وجود میں لایا گیا ہے۔

---- اور چونکہ اس ملک کے باشندوں کے ساتھ یہ عہد کیا گیا ہے کہ یہاں قرآن و سنت کا قانون زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی اور نافذ ہوگا

---- اور چونکہ موجودہ ریفرنڈم اور انتخابات میں عوام نے صدر مملکت اور پارلیمنٹ کو شریعت کے عملی نفاذ کے لئے منتخب کیا ہے۔

---- لہٰذا ایوان سینٹ اپنے آئینی اختیارات استعمال کرتے ہوئے حسب ذیل قانون وضع اور منظور کرتا ہے۔

ابتدائیہ
(دفعہ نمبرا) نام تاریخ نفاذ اور حدود نفاذ

(الف) یہ قانون نفاذ شریعت کے نام سے موسوم ہوا۔

(ب) یہ قانونی منظوری کے مراحل طے کرنے کے بعد فوری طور پر نافذ ہوگا۔

(ج) یہ قانون اسلامی جمہوریہ پاکستان کے تمام علاقوں اور تمام باشندوں پر نافذ ہوگا۔ البتہ غیر مسلم باشندوں کے شخصی معاملات اس سے مستثنیٰ ہوں گے۔

(دفعہ نمبر۲) شریعت کی قانونی تعریف

(الف) شریعت سے مراد دین کا وہ خاص طریقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے خاتم النبین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے اپنے بندوں کے لئے مقرر کیا ہے۔

(ب) شرعی قوانین کا اصل ماخذ قرآن کریم اور سنت رسولؐ ہے۔

(ج) اجماع امت کو قرآن اور سنت نے حجت قرار دیا ہے اس لئے جو قانون اجماع امت سے ثابت اور ماخوذ ہو وہ بھی شریعت کا قانون ہے۔

(د) جو احکام امت کے معتمد اور مستند مجتہدین نے قرآن اور سنت اور اجماع کے قواعد اور ضوابط معینہ کے مطابق مستنبط کر کے مدون کرائے ہیں وہ بھی شریعت ہی کے قوانین ہیں اس لئے کہ قیاس اور اجتہاد کو بشرطیکہ وہ قرآن اور سنت اور اجماع کے خلاف نہ ہو۔ قرآن اور سنت نے حجت قرار دیا ہے۔

شریعت کی بالا دستی

(دفعہ نمبر۳) مقننہ کوئی ایسا قانون یا قرار داد منظور نہیں کر سکے گی جو شریعت کے احکام کے خلاف ہو۔ اگر کوئی قانون یا قرار داد منظور کر لی گئی تو اس کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہوگی اور اسے وفاقی شرعی عدالت میں چیلنج کیا جاسکے گا اور چیلنج کے فوراً بعد عدالت کے آخری فیصلہ تک اس پر عمل در آمد ملتوی ہو جائے گا۔

(دفعہ نمبر۴) ملک کی تمام عدالتیں ہر قسم کے مقدمات بشمول مالی وغیرہ کے شریعت کے مطابق فیصلہ کرنیکی پابند ہوں گی اور شریعت کے خلاف کئے گئے فیصلوں کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہو گی۔

(دفعہ نمبر۵) وفاقی شرعی عدالت کا دائرہ اختیار سماعت و فیصلہ بلا کسی استثنیٰ ہر قسم کے مقدمات پر حاوی ہوگا اور عبوری دستور حکم ۱۹۸۵ء کی دستوری ترامیم کے ذریعہ لگائی گئی پابندیاں فوراً ختم کر دی جائیں گی۔

(دفعہ نمبر۶) انتظامیہ کا کوئی بھی فرد بشمول صدر مملکت اور وزیراعظم کے شریعت کے خلاف کوئی حکم نہیں دے سکے گا اگر ایسا کوئی حکم دیدیا گیا ہو تو اس کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہوگی اور اسے عدالت میں چیلنج کیا جاسکے گا۔

(دفعہ نمبر۷) حکومت کے تمام عمال پر بشمول صدر مملکت شرعی عدالت کا فیصلہ ملک کے عام دوسرے باشندوں کی طرح یکساں طور پر نافذ ہوگا۔ اور کوئی بھی ملک کا باشندہ اسلامی قانون عدل کے مطابق عدالتی احتساب سے بالاتر نہیں ہوگا۔

(دفعہ نمبر۸) مسلمہ اسلامی فرقوں کے شخصی معاملات ان کے اپنے اپنے فقہی مسلک کے مطابق طے کئے جائیں گے۔

دفعہ نمبر۹) غیر مسلم باشندگان مملکت کو اپنے بچوں کے لئے مذہبی تعلیم اور اپنے ہم مذہبوں کے سامنے اپنی تبلیغ کی آزادی ہوگی اور انہیں اپنے شخصی معاملات کا فیصلہ اپنے مذہبی قانون کے مطابق کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

(دفعہ نمبر۱۰) تمام عدالتوں میں حسب ضرورت تجربہ کار جید اور مستند علماء دین کا بحیثیت جج اور معاونین عدالت تقرر کیا جائے گا۔

(دفعہ نمبر۱۱) علوم شرعیہ اور اسلامی قانون کی تعلیم اور ججوں کی تربیت کا ایسا موثر انتظام کیا جائے گا کہ مستقبل میں علوم شرعیہ اور خصوصاً اسلامی قانون کے ماہر جج تیار ہو سکیں۔

(دفعہ نمبر۱۲) قرآن اور سنت کی وہی تعبیر ہو گی جو اہل بیت عظام صحابہ کرامؓ اور مستند مجتہدین کے علم اصول تفسیراور علم اصول حدیث کے مسلمہ قواعد اور ضوابط کے مطابق ہو۔

(دفعہ نمبر۱۳) انتظامیہ عدلیہ مقننہ کے ہر فرد کے لئے فرائض شریعت کی پابندی اور محرمات شریعت سے اجتناب کرنا لازم ہو گا۔

(دفعہ نمبر۱۴) تمام ذرائع ابلاغ کو خلاف شریعت پروگراموں فواحش اور منکرات سے پاک کیا جائے گا۔

(دفعہ نمبر۱۵) حرام طریقوں اور خلاف شریعت کاروبار کے ذریعہ دولت کمانے پر پابندی ہو گی۔

(دفعہ نمبر۱۶) شریعت نے جو بنیادی حقوق باشندگان ملک کو دیئے ہیں ان کے خلاف کوئی حکم نہیں دیا جائے گا اگر ایسا کوئی حکم دیا گیا تو اس کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہوگی اور اسے عدالت میں چیلنج کیا جاسکے گا۔

مقاصد و وجوہ

---- مملکت خدا داد پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے۔

---- اس کی بنیاد اسلام کے نظریہ پر قائم ہے۔

---- اس مسودہ قانون کی غرض و غایت اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور ملک کے اسلامی نظریہ کا استحکام ہے۔

---- ملک میں صحیح اسلامی معاشرہ کے ذریعہ امن و امان اور اسلامی مساوات قائم کرنا ہے۔

پی سی پی پی آئی ۔ ۴۲۴۹ سینٹ ر ۳۰۰

بقیہ قومی اسمبلی کا منظور کردہ شریعت بل

جلد ہونا چاہئے۔

(ژ) ذرائع ابلاغ کے ذریعے اسلامی اقدار کے فروغ کے لئے ضروری اقدامات کرے۔

(س) پاکستان کے تعلیمی نظام کو اسلامی اقدار پر مستی تعلیمات درس و تدریس اور اخلاقیات کے فروغ کو یقینی بنانے کے لئے ضروری اقدامات کے سلسلے میں ایک کمیشن قائم کرے جس میں تعلیمی ماہرین' قانون دان' علماء اور عوام کے منتخب نمائندے شامل ہوں گے جو درج ذیل امور کے لئے اپنی سفارشات پیش کریں۔

(ا) سماجی برائیوں کو دور کرنے اور قرآن و سنت میں بیان کردہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے اسلامی اصولوں پر مبنی اسلامی اقدار کے فروغ کو یقین بنائے۔

(ب) پاکستان کے اقتصادی نظام کو تباہی سے بچانے اور تمام معاہدوں کا احترام کرتے ہوئے انہیں باعزت طور پر پورا کرنے کی خاطر یہ بل تمام مالی فرائض اور معاہدہ جات جو قومی اداروں اور غیر ملکی ایجنسیوں کے مابین کئے گئے ہیں کسی نئے اقتصادی نظام کے نفاذ تک ان پر عمل در آمد یقینی بنائے۔

[illegible]